



قول مستین

در ابطال حرکت زمین

مؤلفه سید احمد خان مصنف شاہجہان آباد

حربہ المذعن الفساد

SIR SYED ROOM

Moulana Hall Library

Aligarh Muslim University

ALIGARH

مطبوعہ مطبع سید الاخبار باہمت امام سید عبدالغفور

۶۵ شہدائے اجمری نبوی صلیم
۶۱۸ ۲۸

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U1949

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اور اللہ کے رسول کی حمد و نعت کے بعد یہ اللہ ہی کے اندرون
میں بعضے اجاب نے یہ خواہش کی کہ گردش زمین کے بطلان
پر کچھ دلیلین لکھی جاویں تاکہ لوگ اس پر گردانی سے کہ آیا زمین
کو گردش ہو یا آسمان کو کنارہ سکون پر پونچ کر آرام سے بیٹھیں
اسوایطیہ خاک را ایک تقریر مختصر بطلان حرکت زمین پر بیان کرتا
ہو اسکو کان دہر کر سنیے اور یہ بھی جان لیجئے کہ بعضی کتابوں میں

کتابون میں جو یہ بات لکھی ہے کہ زمین کی وضعی بطلی حرکت کے بطلان پر
 کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اتنا ہی کہ قواعد علم مست
 یا اعمال کے بطلان حرکت ارض پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی
 نہ یہ کہ فی نفسہ اس کے بطلان حرکت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ موافق
 قواعد عقلیہ حکمیہ طبیعیہ کے زمین کی مطلق حرکت کے بطلان پر دینے
 قائم ہیں جبکہ مرتفع ہونا نہایت کٹھن بلکہ غیر ممکن ہے اور یہی سبب ہے
 کہ یونانی حکیم زمین کی گردش کے قائل نہیں ہوئے الا ما اشار
 اور جو لوگ گردش زمین کے قائل ہیں ان کے کان تک ہی اعتراض
 پہنچے ہیں جسکو خود یونانی حکیموں یا ادین کے مضمون نے رد کر دیا ہے
 اور یہ امر زیادہ تر ادین کے یقین کا باعث ہوا اس واسطے مناسب
 معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ان اعتراضوں کو معادین کے جوابوں کے

بیان کر دوں تاکہ پہر کوئی اس مغالطہ میں نہ پڑے۔ نصیحتی لوگ کہتے
 سہتے کہ اگر زمین کو گردش ہی تو چاہیے کہ جو پہر سیدھا اوپر کو
 اوجھالین تو پہر وہ پہر سیدھا وہاں آنکر نہ پڑے جہاں سے کہ
 اوجھالا تھا بلکہ مغرب کی طرف گریے کیونکہ جتنی دیر میں پہر اوپر گیا
 اور نیچے آیا اتنی دیر میں زمین مشرق کی طرف چلی گئی ہی اور
 اسی طرح اگر دو پہر ایک جانب شمال اور ایک جانب جنوب مستقیم
 پہنکے اور جہاں کہ وہ پہر جا کر گرے اور دو نو کرینے کی جگہ اور پہنکے کی
 جگہ پر خط مستقیم نہ کھینچ لیا کیونکہ جتنی دیر میں کہ دو نو پہر جا کر زمین پر
 گریے ہیں اتنی دیر میں زمین حرکت کر گئی ہی اور اسی طرح جو چیز
 کہ زمین کی اس سمت کو اوڑھ کر حرکت کرے جس سمت کو زمین حرکت
 کرتی تو چاہیے کہ اس اور زمین والی متحرک چیز کی حرکت معلوم

معلوم ہوا اور جو چیز کہ اسکی مخالف سمت پر اوڑ کر حرکت کرے تو جائے
 لاؤسکی حرکت بہت تیز اور جلد معلوم ہو بلکہ زمین کی حرکت مانتے ہیں
 یہ لازم آتا ہے کہ کوئی چیز اوڑتی ہوئی مشرق کی طرف ہی معلوم ہو کہ نہ
 مشرق کی طرف تو اوڑان چیز کا جانا جب معلوم ہو تب اسکی حرکت زمین
 کی حرکت سے بڑھتی ہو اور جہاں زمین کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ زمین سے
 زیادہ تیز ہو کہ نہ زمین کی حرکت مان لجاؤ تو ایک گنہگار
 ہزار میل زمین چلنا مانا جاوے گا پس ایسی تیز و کونسی چیز ہے جو اس
 ہی زیادہ جلد چلے بلکہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ جو چیز کہ اوڑ کر مشرق
 کو جاوے مغرب کی طرف چلتی ہوئی معلوم ہو کہ نہ اوڑنے والی
 چیز زمین کے جسم مقام پر ہے اوڑی ہے وہ مقام سبب تیزی قرار
 زمین کے بہت آگے بڑھ جاوے گا اور وہ اوڑنے والی چیز ہے

۶
رہتی جاوے گی اور مغرب کی طرف چلتی ہوئی معلوم ہو گی اور یہ سب

باقین تجربہ کے خلاف ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ لازم باطل ہی تو ملزوم ہے

گردش زمین کی جسے یہ سب باقین لازم آتی نہیں وہ بھی باطل ہے

اور افسی قسم کی اور بہت سی باقین بنایا کرتے ہیں لیکن دن لوگوں کے

ان سب اعتراضوں کو خود حکما ہی ہوانہ اور ان کے متبعین نے نہیں مانا

اور یہ جواب دیا کہ ہو سکتا ہے کہ زمین کی حرکت کے سبب ہوا بھی

اون سب چیزوں سمیت جو کہ اوس میں ہیں حرکت کرنی ہو تو یہ سب

چیزیں جو کہ ہوا میں ہیں زمین کی حرکت کے برابر اوس طرف کو چلے

کہ زمین حرکت کرتی ہے بالعرض حرکت کرتی ہوں جیسکہ فلک الافلاک

کی حرکت سے ذوات الاذناب کی حرکت مافی لہی ہے اور جواب سوا

کہ انکی حرکت پر ہیں اوس کے بیان کر چکا یہ موقع نہیں غرض کہ زمین کی

ملی حرکت قبول کرنے کے سبب وہ سب چیزیں زمین کی جہت سے
 جدا ہوئی ہیں اور اسکے محاذات کو نہ چھوڑی گئی مگر بقدر اپنی ذاتی حرکت
 کے اور جب یہ بات ٹھہر گئی تو اب ان اعتراضوں میں سے کوئی اعتراض
 ہی باقی نہ رہا اس جواب پر بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ہم
 یہ بات نہیں مانتے کہ زمین کے ساتھ ہوا اور جو کچھ کہ ہوا میں ہر
 جگہ چلتا ہے اس واسطے کہ اگر یہ بات ہوتی تو چھوٹے بڑے پتھر ایک
 حال پر نہ گرتے اس واسطے کہ بڑے پتھر میں توجہ ہو اکی حرکت کم اثر
 کرتی اور چھوٹے پتھر میں بہت اثر کرتی تو برا پتھر چھوٹے پتھر کی نسبت
 غریب کی طرح کرتا اور یہ بات نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ زمین کے ساتھ
 ہوا بھی حرکت نہیں کرتی اور جب ہوا حرکت نہ کی تو جو کچھ کہ ہوا میں ہے
 وہ بھی حرکت نہیں کرتی مگر اس اعتراض کو بھی حکامی یونان نے نہیں مانا

اور یوں اس کا جواب دیا کہ یہ تفاوت جب ہوتا جب ان دونوں پر
 حرکت نسری جو ذاتی کی قسم ہر مانی جاتی حالانکہ انکی حرکت عرضی
 مانی گئی ہے جو ذاتی کے مقابل ہی یعنی یوں کہا گیا ہے کہ ہوا کے
 سات چلے چلتے ہیں اور عرضی حرکت میں کچھ تفاوت چھوٹے
 بڑے ہو نہیں سکتا کیونکہ اگر ایک شستی میں بہت اچھا
 تیز رو گھورا کھڑا ہو اور اسی شستی میں ایک بجا ری شکستہ
 چون بیٹھی ہو تو وہ دونوں شستی کے چلنے کے سبب برابر
 چلیں گے کچھ تفاوت نہیں ہو سکا علاوہ ان قدیم اعتراضوں کے
 اندونین ایک نیا اعتراض بطلان حرکت ارض پرستے میں آیا
 کہ نہ کہی دس اعتراض کو کسی کتاب میں انکھہ نے دیکھا تھا اور
 نہ کہی کان نے سنا تھا انکھہ اور کان تو درکنار کہی وہم

کہیں وہم و گمان نہ آتا ہے معلوم نہیں کہ کس معلوم اول اور حکیم اکمل
 نے یہ اعتراض کیا ہے اگرچہ اس اعتراض کا اعادہ یہی خالی
 نادانی سے نہیں مگر لاچار تقریباً بیان کیا جاتا ہے کہ بعضی متعزز
 یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر زمین کو گردش ہوتی تو تمام شہر اور
 مکانات بھی متحرک ہو جاتے اور گردش میں آ جاتا اور دلی اکبر آباد میں
 چلی جاتی اور اکبر آباد الہ آباد میں اور دلی جامع مسجد مہرا میں چلی جا
 اور مہرا کی عبدالبنی خان کی مسجد اکبر آباد میں جا پونجی اور اکبر آباد
 کا تلج بی بی کا روضہ اللہ آباد جاد داخل ہوتا یہ اعتراض کا ایک اور
 ظرافت ہے اور اس کے جواب کی طرف متوجہ ہونا سفاہت اسوایط
 صرف اسی بیان پر اکتفا کیا گیا مگر ان البتہ اشادل چاہتا ہے کہ اگر
 اس اعتراض کا متعزز ہے اس کے پوچھوں کہ میان صاحب تہا ہے

چلنے میں کہی یہاں ہی ہوا ہے کہ تمہارا سر باؤ نہیں اگیا ہوا اور تمہارا
 ناک منہ اور تمہارا ہات کویلے میں اور تمہاری ٹانگ موڑ ہے
 میں اگر یہ نہیں ہوا تو آپ بچاری غریب بڑی زمین کے انخرنخر
 کیوں ہلا دیتے ہیں غرضکہ جو باطل اعراض بطلان حرکت زمین کے
 لوگوں کے ذہن میں ہیں ان کے باطل ہونے کے سبب ان لوگوں
 کو حرکت زمین پر زیادہ یقین ہوتا جاتا ہے اور یوں سمجھتے ہیں کہ ان
 اعراض کا بطلان یونانی حکما کے ذہن میں نہیں آیا اور یہ بات
 غلط ہے بلکہ ان اعراض کو خود حکما یونان نے باطل سمجھ کر کہا
 ہے اور جس سبب سے کہ وہ لوگ حرکت ارض کے قایل نہیں ہو وہ اور
 ہی سبب ہے کہ اگر اس پر اقصان سے نظر کیا دے تو حرکت ارض کا
 باطل ہونا ایسا صاف روشن ہو جائیگا جیسا کہ چاندنی مہر میں

وہو پ میں افتاب سنا گیا ہے کہ جناب خفران ماب مولانا مولوی شاہ
 رفیع الدین علیہ السلام برادر جناب جنت ماب مولانا شاہ عبدالغفر
 رحمۃ اللہ علیہ نے بطلان حرکت ارض پر ایک سو دس دلیلیں قائم
 کی ہیں مگر افسوس ہے کہ وہ رسالہ مٹا نہیں باوجودیکہ اندونین مینے
 بہت سعی کی مگر دستباز نہیں ہوا افسوس صد افسوس کہ اگر وہ
 رسالہ بچاتا تو اس سالہ کو اور ہی لطف حاصل ہوتا اور حق یہ ہے کہ
 اگر تمام حالات کو جو ہیتہ میں پیش آتے ہیں خصوصاً حالات اخیرہ پر غور
 کجاویں تو حرکت زمین کے ماننے پر بہت سے عقدہ پیش
 آتے ہیں جنکی گرہ کشائی ناخن عقل سے غیر ممکن ہوتی ہے مگر تیرے

ذہن میں جو دو تین دلیلیں صرن بطلان حرکت زمین پر اسوقت
 موجود ہیں انکو بیان کرتا ہوں اور اگرچہ یہ دلیلیں تعداد میں قلیل

۱۲
 ہیں لیکن دور میں کن نزدیک یقین ہے کہ سبب جہد مرتبہ ہو سیکر
 کثیر التعداد سے اعلیٰ اور افضل اور بہتر ہوں فقط پہلی دلیل اب
 آپ میری بات سنئے کہ اگر زمین کو متحرک مانا جاوے تو قوتہ محرکہ بھی
 ضرور ماننی پڑیگی کیونکہ فعل کا بغیر فاعل کے ہونا محالات سے
 ہے اور خود اوس جسم کا جسم ہونا اپنا متحرک ہونا نہیں ہو سکتا کیونکہ
 اگر جسم سبب جسم ہو سکے متحرک ہو تو لازم آتا ہے کہ جسے جسم
 جہانین میں ہمیشہ متحرک رہا کریں اور پچھلی بات تو غلط ہے پس پہلی
 بات بدرجہ اوہی غلط ہوگی اور جب قوتہ محرکہ زمین کے لئے مان
 لی گئی اور زمین کو متحرک بھی مانا تو اب دو حال خالی نہیں یا یہ کہ وہ
 حرکت فی الحقیقت زمین ہی کو حاصل ہوئی ہے یا نہیں ہوئی بلکہ در
 نواس جزیرہ کو حاصل ہوئی ہے جو اس سے ملی ہوئی ہے اور اسکی

اسکی حرکت کے سبب زمین بھی حرکت کرتی ہے پہلی حرکت تو
 ذاتی ہی اور دوسری عرضی اور ذاتی حرکت کی تین قسمیں ہیں قسری
 ارادی طبعی اس واسطے کہ قوت محرکہ یا تو خارج سے حاصل ہوتی
 ہے یا نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو وہ قسری ہے اور اگر نہیں ہوتی
 تو وہ دو قسم ہے یا یہ کہ اس متحرک کو خود شعور اور ارادہ ہے
 کہ سوچ سمجھ کر اور جان بوجہ کر اپنے قصد اور ارادہ سے حرکت
 کرتا ہے یا نہیں ہے اگر وہ حرکت ارادی ہے اور اگر نہیں ہے تو
 وہ حرکت طبعی ہے پس اس دلیل عقلی انحصاری سے جو دایرہ
 درمیان نفی اور اثبات کے ثابت ہو گیا کہ حرکت ان چار قسموں سے
 سوائے نہیں ہو سکتی اب اگر زمین کی حرکت مافی جاد تو چار حال سے
 خالی نہوگی یا عرضی مافی جادگی یا ارادی یا قسری یا طبعی

۱۲
 اجہم کہتے ہیں کہ تنہ جو حرکت یوم بیدار مغرب سے مشرق کو
 زمین کی مانی ہے اور کہتے ہو کہ زمین رات دینیں اپنے مرکز نقل کے
 گرد حرکت کر کر دورہ تمام کرتی ہے تو اب ہم کہتے ہیں کہ یہ حرکت
 ارض کی حرکت عرضی تو نہیں ہو سکتی کیونکہ تمہاری نزدیک ہی
 یہ بات مسلم ہے کہ زمین کئی سری چیز پر دہری ہوئی نہیں ہے کہ اس
 دوسری چیز کی حرکت کے سبب حرکت کرتی ہو پس مسلم ہو گیا کہ
 ارض کو حرکت عرضی نہیں اجہم کہتے ہیں کہ زمین کو حرکت ارادی
 یہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس بات کو تم ہی مانتے ہو کہ زمین کو شعور
 اور ارادہ اور قصد نہیں ہے اور جب اس کو ارادہ نہوا تو ثابت ہوا
 کہ اس کو حرکت ارادی ہی نہو گی اس واسطے کہ جب ارادہ ہی نہوا
 تو ارادی حرکت کہاں سے ہو گی پس یہی مسلم ہو گیا کہ زمین کو

۱۵
 زمین کی حرکت اپنا ذاتی ہے نہیں اب ہم کہتے ہیں کہ یہ حرکت دوم جلد
 کی جو تینے زمین کو مانی ہے حرکت قسری ہے نہیں ہو سکتی اس واسطے
 کہ اس بات کو تم بھی مانتے ہو کہ زمین کو اپنے محور وں پر حرکت
 دینے والی کوئی چیز خارج سے نہیں ہے یعنی زمین کو اس شبانہ
 روزی حرکت کے لئے قوت محرکہ خارج سے حاصل نہیں ہوتی
 بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طبیعت میں یہ بات رکھ دی ہے پس
 یہ بھی مسلم ہو گیا کہ زمین کو حرکت شبانہ روزی کی حرکت قسری
 ہے نہیں اب باقی رہ گئی حرکت طبعی وضعی اب ہم دعویٰ کر سکتے
 ہیں کہ زمین کی حرکت طبعی وضعی ہے نہیں ہو سکتی کیونکہ زمین کی
 ذات میں مبدل میل مستقیم کا ہے اور جس چیز کی ذات میں مبدل
 میل مستقیم کا ہوتا ہے وہ مستبدر حرکت نہیں کر سکتی تو اب

نتیجہ یہ ہے کھلے گا کہ زمین بھی مستدیر حرکت نہیں کر سکتی اور
یہی ہمارا مطلب ہے مگر اس مطلب کے متحقق ہونیکو ہمارے مین
لازم ہے کہ دو باتوں کو دلیل عقلی سے ثابت کر دین ایک یہ کہ
زمین کی ذات میں تبدیل مستقیم کا ہے دوسری یہ کہ جبکی ذات
میں تبدیل مستقیم کا ہوتا ہے وہ مستدیر حرکت نہیں کر سکتی پہلی
بات کے ثابت کرنیکو ہم یہ بات کہتے ہیں کہ زمین بالطنع مرکز کپڑ
سیدھی حرکت کرنے پر مایل ہے جسیکہ ہم ظاہر اویسکے اجزا میں
دیکھتے ہیں کہ جب مٹی کے ٹوٹے ٹپے کو اوپر سے چھوڑ دین تو سیدھا
دیخے کو جاتا ہے اور اگر نیچے بات کہو کہ زمین میں بالطنع سیدھی حرکت
کرنیکا میل نہیں ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مٹی کے ڈھیلے کا اوپر سے
نیچے کو آنا میں حال سے خالی نہیں یا یہ کہ کوئی چیز اویسے رخ

دفع کرنی ہر باتھتہ زمین کی ویسے کہنچتی ہی یادہ خود کلینہ ارض کا

طالب ہر اب ہم کہتے ہین کہ کسی خبر کا دفع کرنا یا کلینہ ارض کا

اویسے کہنچا یہ دو باتین تو باطل ہین نہین تو لازم آتا ہر

کہ چھوٹا ڈھیلہ بڑے ڈھیلے سے جلد گر پڑتا کیونکہ قوۃ دفع دا

کی یا جذب زمین کی تو ہر ایک کی نسبت برابر ہی پس تو چاہئے

کہ چھوٹی چیزین وہ قوۃ زیادہ اثر کرے اور بڑی میں کم

جیسکہ قوۃ پتھر پھینکنے والے یا گھسٹنے والیکی میں مشابہ

ہوتا ہی کہ اگر پتھر پھینکنے والہ چھوٹے پتھر کو پھینکے تو دور جاویگا

اور اگر بڑے کو پھینکے تو وریکو لڑکا یا یہ کہ اگر پتھر کہنچنے

والہ چھوٹے پتھر کو کہنچے تو جلد کچ آویگا اور بڑے پتھر کو کچ

تو دیر کر کہنچا حالانکہ اوسکے برخلاف ہوتا ہی ہے بڑا ڈھیلہ

جلد گرتا ہے اور چھوٹا دیر کر اور اگر یہ بات کہو کہ چھوٹے ڈھیلے
کو جلد کرنے سے ہوا مانع آتی ہے اور بڑے کو نہیں آتی تو ہم
کہیں گے کہ یہ تمہاری دلیل اس جگہ باطل ہو جاوے گی کہ ہم کسی
آلہ کی استغانت سے ہوا کو حتی المقدور نکال لین کے یہاں تک
کہ ہوا اتنی ضعیف اور خفیف رہ جاوے گی کہ وہ کسی قتل کو مانع
نہ آسکے گی تو چھوٹی چیز اور بڑی چیز دو برابر گر سکتے اور
حالانکہ اس وقت یہ بات چاہیے تھی کہ چھوٹی چیز سیارے کے
کہ قوۃ دفع وافع یا جذب زمین کی وسعت زیادہ تاثیر کرتی ہے جلد
زمین پر گرتی اور یہ نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ ڈھیلے کا میل
زمین کے مرکز کی طرف نہ دفع کسی وافع سے ہے اور نہ جذب زمین
سے بلکہ خود اس زمین میں مبدی میل طبعی کا ہے اور جب یہ دونوں باطل

باطل ہو چکیں تو اب دوسری بات بھی باطل ہو گئی سیئے ڈھیلہ خود

بھی کھیتہ ارض کا طالب نہیں ہے اس واسطے کہ اگر یہ بات ہوتی تو

لازم آتا کہ جب ڈھیلہ کنوئے کے کنارہ سے برابر پونہ چاکر تا تو

تو ہر جاتا کیونکہ جس حشر کا طالب تھا اس کی حد تک پونہ چکا اور یہ

نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ وہ خود بھی کلیہ زمین کا طالب نہیں ہے

اور جب پہلے مینوں یا مین باطل ہو گئیں تو ہمارا مطلب ثابت ہو گیا

کہ ڈھیلہ زمین بالطنع مبدیہ میل مستقیم کا مرکز کی طرف ہے اور جو کہ کل اجزا

سے مرکب ہوتا ہے اس واسطے ساری زمین میں ہے بالطنع مبدیہ

میل مستقیم کا مرکز کی طرف اس لیے ہماری

پہلی بات ثابت ہو گئی اب ہم دوسری بات کو ثابت کر سکتے ہیں

کہ زمین مبدیہ میل مستقیم کا ہے اور زمین مبدیہ میل مستقیم کا

۲۰
 نہیں ہو سکتا یعنی وہ شے مستدیر حرکت نہیں کر سکتی اور نہیں
 تو لازم آتا ہے کہ ایک طبیعت دو مخالف اثروں کو چاہے اسو
 کہ حرکت مستقیم جسم کو کیسے یجانا چاہتی ہے اور حرکت مستدیر
 جسم کو کیسے یجانا نہیں چاہتی اور یہ دو نواقضین مخالف
 ہیں اور ایک طبیعت سے دو مخالف اثروں کا ہونا محال ہے پس
 اس دلیل سے ہماری دوسری بات بھی ثابت ہو گئی اور جب
 یہ دو نواقضہ ثابت ہو چکے تو صاف ہمارا مطلب ثابت ہو گیا
 کہ زمین مستدیر حرکت نہیں کر سکتی پس جسے جو زمین کی حرکت
 شبانہ روزی مستدیر مانی تھی وہ غلط ہو گئی دوسری دلیل
 ہم کہتے ہیں کہ زمین کے لئے ارادہ نہیں ہے اور جس چیز کے
 لئے ارادہ نہیں ہوتا وہ حرکت مستدیرہ نہیں کیا کرتی اس سے

اس سے نیچے نہ تھکا کہ زمین ہی حرکت مستدیرہ نہیں کرتی اور
 یہی ہمارا مطلب ہے مگر اس مطلب کے متحقق ہونے کو ہمارے من لازم ہے
 کہ دو باتوں کو عقل سے ثابت کر دیں ایک یہ کہ زمین کو ارادہ
 نہیں ہے دوسری یہ کہ جس چیز کو ارادہ نہیں ہوتا وہ حرکت مستدیرہ
 ہی نہیں کرتی پہلی بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ زمین کو ارادہ نہیں
 ہے چنانچہ اسکے بیان صدر رسالہ میں بمقام حرکت ہو چکا ہے دوسری
 بات کہ جس چیز کو ارادہ نہیں ہوتا وہ حرکت مستدیرہ ہی نہیں کرتی
 اس بات کو ہم اس دلیل سے ثابت کرتے ہیں کہ حرکت مستدیرہ
 بغیر ارادہ کے نہیں ہوتی اس واسطے کہ اگر وہ حرکت ارادی
 نہ ہوگی تو یا طبعی ہوگی یا قسری ہوگی کہ یہی تینوں قسمیں ذاتی
 حرکت کی ہیں اور طبعی اور قسری حرکت مستدیرہ ہونا محال ہے

اس واسطے کہ حرکت طبعی اور سکو کہتے ہیں کہ حالت متنازعہ ہے
 بہا گئے اور حالت ملاپہ کو طلب کریں اور حرکت مستدیرہ میں
 جس نقطہ سے جسم حرکت کرتا ہے اسی نقطہ بکھڑا متوجہ ہوتا ہے
 اور بکھڑا ہے کہ وہ جسم بالطبع بہا گئے پہرہ کی طرف بالطبع
 متوجہ ہونا محال ہے اور یہ بھی چاہئے کہ وہ جسم جب حالت ملا
 پر پونہچی تو ٹھہر جاوے اور جس جسم کو حرکت مستدیرہ ہوتی ہے
 کسی جانب نہیں ٹھہرتا اس سے معلوم ہوا کہ حرکت مستدیرہ طبعی
 نہیں ہو سکتی اور قسری حرکت کا مستدیرہ ہونا اس واسطے محال
 ہے کہ قسری حرکت اور سکو کہتے ہیں کہ سبب کسی قاسر کے برخلاف
 میل طبعی کے ہو اور جہاں طبع نہیں ہوتا وہاں قسری نہیں ہے
 جب کہ یہ دو نوعیتیں باطل ہو گئیں تو وہی حرکت ارادی تھی

باقی رہی اور ثابت ہو گیا کہ حرکت مستدیرہ نہیں ہوتی مگر ارادی

تو بس یہ ہی ثابت ہو گیا کہ جس چیز کے لئے ارادہ نہیں ہے

اس کے لئے حرکت بہت ہی نہیں ہے اور یہی ہمارا مطلب ہے اور جب یہ

دو نو مقدمہ ثابت ہو گئے تو ہمارا یہ مطلب صاف ثابت ہو گیا

کہ زمین کو حرکت مستدیرہ نہیں ہے اور جسے جو زمین کو حرکت مستدیرہ

مان لے کہی وہ تمہارا ماننا غلط ہو گیا تیسری دلیل ہیئتہ جدیدین

علاوہ اس حرکت طبعی وضعی شبانہ روزی کے جسگان و دلیلوں

یہ ہو گیا زمین کے لئے ایک حرکت مافی ہی یعنی حرکت سالانہ

دایرہ طریق اشمس پر جسکو ہم منطقۃ البروج کہتے ہیں اور طریق اس

حرکت کے مان لینے کا ہیئتہ جدیدین یہ ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں

کہ زمین تو بہا گئی ہے اور آفتاب اسکو جذب کرنا ہے اس سبب

زمین کو دانتا کے دورہ کر جاتی ہے جیسی یہ حرکت سبب قوت
 محرک کے جو خارج سے یعنی جذب آفتاب سے زمین کو جو نہتی
 ہی ہو کرتی ہے جیسی یہ حرکت سالانہ زمین کی حرکت قسری ہے اور
 مستدیر حرکت کا قسری ہونا ابھی باطل ہو چکا ہے اس دلیل سے
 کہ جب اسکی طبع نہیں تو قسری نہیں لیکن یہ دلیل سمعاً پر
 مکرراتی تھی اس واسطے کہ ہم نے اسکو پسند نہ کیا اور ایک اور دلیل
 اس کے بطلان پر بیان بیان کرتے ہیں کہ اس سے زیادہ قوی
 اور اس دلیل کے بیان کرنے کو ہم کہتے ہیں کہ زمین کی سالانہ
 حرکت غیر متناہی ہے اور جو غیر متناہی حرکت ہوتی ہے وہ جسمانی قسری
 صادر نہیں ہو سکتی خواہ نتیجہ یہ نکلا کہ زمین کی سالانہ حرکت
 ہی جسمانی قسری صادر نہیں ہو سکتی اور یہی ہمارا مطلب ہے

مطلب ہے پھر اس مطلب کے متحقق ہونے کو ہمارے تین دو باتوں کا
 ثابت کرنا چاہئے اول یہ کہ زمین کی سالانہ حرکت غیر متناہی
 حرکت ہے دوسری یہ کہ جو غیر متناہی حرکت ہے وہ جسمانی فاسے
 صادر نہیں ہو سکتی پہلی بات تو ثابت ہے اس واسطے کہ اگر زمین
 کی غیر متناہی حرکت مانی جاوے تو متناہی مانی جاوے نہیں تو ارتفاع
 تقضین لازم آویگا اور جب متناہی مانی جاوے گی تو اوسکا
 ختم ہونا ضرور ہوگا اور جب حرکت ختم ہو جاوے گی تو زمین ساکن ہوگی
 اور انقلاب فصول اور گردش ایام میں فتنہ عظیم واقع ہو جاوے گا
 اور یہ خطرات واقع ہی اور تمہاری نزدیک ہی غلط تو اس کیلئے
 ہمارے پہلے بات تو ثابت ہو گئی رہی دوسری بات اوسکا ہم
 اس دلیل سے ثابت کرتے ہیں کہ توہ محض جسمانی اس بات پر

قادر نہیں ہوتی کہ دوسری چیز کو غیر متناہی حرکتیں دے سکے
 کیونکہ ہر جسم قابل تجزیہ کیجئے پس قوت جسمانی ہی قابل تجزیہ کے
 ہوگی اور جب قوت جسمانی کا ہم تجزیہ فرض کریں تو اس کا ہر ایک جزو
 اس چیز کے کسی جزو کے حرکت دینے پر قادر ہوگا اور وہ ساری
 قوت اس ساری چیز کی حرکت دینے پر قادر ہوگی اور نہیں تو جزو
 تاثیر میں کل کے برابر ہو جاویگا اور یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جزو ضعیف
 ہی اور کل قوی و در ضعیف قوی کے برابر نہیں ہوتا اور جبکہ اسطر:
 بات ہر گئی تو اب وہ ساری قوت جسمانی غیر متناہی حرکت پر قادر نہیں
 ہو سکتی کیونکہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ اس قوت کا ایک
 جزو ب متناہی حرکتوں پر قادر ہے یا غیر متناہی حرکتوں پر اور غیر متناہی
 باطل ہے کیونکہ ساری قوت تو اس کے زیادہ پر قادر ہے جس پر

بات ہر گئی تو اب وہ ساری قوت جسمانی غیر متناہی حرکت پر قادر نہیں ہو سکتی کیونکہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ اس قوت کا ایک جزو ب متناہی حرکتوں پر قادر ہے یا غیر متناہی حرکتوں پر اور غیر متناہی

سپر او کا جزو قادر تھا اور سپر جزو قادر تھا اگر وہ غیر متناہی
 ہوں تو زیادتی غیر متناہی پر لازم آتی ہے اور یہ بات محال ہے
 اس واسطے کہ اگر غیر متناہی پر زیادتی مافی جاوے تو وہ غیر متناہی
 غیر متناہی نہیں رہتا پس تو اس سے ثابت ہوا کہ جزو قوۃ جسمانی
 کا متناہی حرکتوں پر قادر ہے اور جب ایک جزو متناہی حرکتوں پر
 قادر ہوا تو اس قوۃ جسمانی کا ہر ایک جزو اس طرح حرکت متناہی
 پر قادر ہوگا اور جو کہ اجزاء سے ملکر کل متناہی تو ساری قوۃ
 جسمانی ہی متناہی حرکتوں پر قادر ہوگی پس اس سے ثابت
 ہوا کہ قوۃ محرکہ جسمانی جیسا کہ شمس تھا غیر متناہی حرکتیں نہیں دے سکتی
 اور یہی ہمارا مطلب تھا اور جب کہ یہ دونو مقدمہ ثابت ہو گئے
 تو ہمارا مطلب بخوبی متحقق ہو گیا کہ زمین کی سالانہ حرکت جسمانی

۲۸
 قاسر سے نہیں ہو سکتی اور تھے جو زمین کی سالانہ حرکت
 قاسر جسمانی یعنی آفتاب کے مان رکھی ہو غلط ہو گئی فقط یہ اعتراض
 تو روزانہ اور سالانہ حرکت پر ہے اور نئی جدید زمین جو تیسری
 حرکت زمین کی مانی ہو جس سے ثوابت کا دورہ پورا ہوتا ہو
 اسکی امتناع براؤنیر بہ نظر حالات خمہ متحیرہ یکے امتناع حرکت
 ارض پر دلیلین قائم ہو سکتی ہیں لیکن سبب عدم الفرصی میں
 اسی پر اکتفا کیا گیا اگرچہ کہیں مانہ فرصت دیگا تو وہ بھی نشانہ امتناع
 لکھی جا رہی اب تو اس بات پر کلام ختم کرتے ہیں کہ
 * رہنا ماخلقہ نہ باطلا سب جائد نقا عنہ انبار *

